اسلام میں حقوقِ نسواں کا تصوراور عصرِ جدید کے تناظر میں ان کی اہمیت

The Concept of Women's Rights in Islam and Their Importance in the Context of Modern Era

Dr. Syeda Taj Bukhari [1]

Abstract

The discourse on women’s rights has remained one of the most debated subjects in both historical and contemporary contexts. Pre-Islamic societies often marginalized women, depriving them of basic dignity and social standing. Islam, however, introduced a paradigm shift by recognizing women as equal human beings endowed with inherent dignity and granting them multifaceted rights in the spheres of family, economy, education, inheritance and social participation. The Qur’anic injunctions and Prophetic traditions provide a comprehensive framework that safeguards women’s honor while balancing individual freedoms with social responsibilities. Classical jurists such as al-Qurṭubī and al-Ghazālī elaborated extensively on these rights, emphasizing women’s central role in maintaining social and moral equilibrium. In modern times, debates on gender equality have gained global momentum, particularly under the influence of human rights discourses and international conventions like CEDAW. While Western feminism often equates empowerment with unrestrained autonomy, the Islamic perspective presents a holistic approach that acknowledges gender distinctions without compromising dignity or justice. This article critically examines the Islamic conception of women’s rights, highlighting their continued relevance in addressing contemporary challenges such as social justice, family stability and gender equity. It argues that Islam’s balanced framework not only affirms women’s essential rights but also offers an alternative model to modern feminist paradigms by integrating ethical, spiritual and societal dimensions.

Keywords: *Women’s rights, Islam, Qur’an, Sunnah, modern context*

ا۔ تعارف

حقوقِ نسواں کا موضوع انسانی تاریخ میں ہمیشہ ایک اہم اور حساس مسئلہ رہا ہے۔ مختلف ادوار میں عورت کو مختلف زاویوں سے دیکھا گیا اور اس کے سماجی، معاشی اور قانونی مقام کے بارے میں مختلف تصورات پیش کیے گئے۔ قبل از اسلام معاشروں میں عورت کو عموماً کمتر حیثیت دی جاتی تھی۔ یونانی فلسفے میں اسے عقل و شعور کے اعتبار سے ناقص قرار دیا گیا، ہندو معاشرت میں عورت کو مذہبی

---

[1]. Ph.D Islamic Studies/EST, Govt. Girls High School, Lodhran-Pakistan

رسومات تک محدود رکھا گیا اور بعض صورتوں میں اسے شوہر کی موت کے بعد زندہ رہنے کے حق سے بھی محروم کر دیا گیا، جبکہ عرب جاہلی معاشرت میں لڑکی کی پیدائش کو باعثِ عار سمجھا جاتا اور نوزائیدہ بچیوں کو زندہ دفن کرنے کا رجحان پایا جاتا تھا۔ اسلام نے ایک انقلابی کردار ادا کرتے ہوئے عورت کو عزت و وقار عطا کیا اور اسے مرد کے برابر ایک انسان کی حیثیت سے تسلیم کیا۔

اسلام نے قرآن و سنت کی روشنی میں عورت کے انفرادی اور اجتماعی حقوق متعین کیے۔ قرآن کریم نے صراحتاً عورتوں کے وراثتی حقوق کا ذکر کیا اور انہیں معاشی خود مختاری فراہم کی۔ نکاح میں رضامندی، مہر کا حق، تعلیم کے مواقع، عدالتی گواہی اور سماجی شرکت جیسے حقوق عطا کیے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے عورت کے ساتھ حسنِ سلوک کو اخلاقی برتری کا معیار قرار دیا اور اپنی سیرتِ طیبہ میں عملی طور پر عورت کو عزت دینے کے بے شمار نمونے پیش کیے۔ فقہاء اور مفسرین نے بعد کے ادوار میں ان اصولوں کو مزید وضاحت کے ساتھ بیان کیا اور عورت کے مقام کو فقہی اور اخلاقی اعتبار سے استحکام بخشا۔

عصرِ حاضر میں خواتین کے حقوق کی بحث عالمی سطح پر شدت اختیار کر چکی ہے۔ انسانی حقوق کی تحریکات اور اقوامِ متحدہ جیسے ادارے خواتین کے مساوی حقوق پر زور دیتے ہیں۔ تاہم مغربی فکر میں خواتین کے حقوق کا تصور اکثر غیر محدود آزادی اور مساوات کے نام پر خاندانی نظام کی کمزوری کا باعث بنتا ہے۔ اس کے برعکس اسلام عورت کو ایک متوازن مقام دیتا ہے، جہاں وہ نہ صرف اپنی انفرادی شخصیت کی تکمیل کرتی ہے بلکہ خاندانی اور سماجی زندگی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

اس مقالے کا مقصد اسلام میں خواتین کے حقوق کے تصور کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ پیش کرنا اور عصرِ جدید کے تناظر میں اس کی معنویت کو اجاگر کرنا ہے۔ اس میں قرآن و سنت، فقہی آراء اور معاصر مباحث کا تجزیہ کیا جائے گا تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ اسلام کس طرح ایک جامع اور متوازن فریم ورک فراہم کرتا ہے جو نہ صرف عورت کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے بلکہ موجودہ دور کے سماجی و فکری چیلنجز کے حل کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

۲۔ عصرِ جدید میں خواتین کے حقوق کی اہمیت

جدید دنیا میں انسانی حقوق کی تحریکات نے عورت کے مقام اور اس کے حقوق کو عالمی سطح پر ایک اہم ترین مسئلہ بنا دیا ہے۔ صنعتی انقلاب کے بعد جب مغربی دنیا میں سماجی و معاشی تبدیلیاں رونما ہوئیں تو خواتین کی معاشرتی حیثیت اور ان کے کردار پر نئی بحثیں شروع ہوئیں۔ انیسویں اور بیسویں صدی میں مغربی معاشروں میں نسوانی تحریک (Feminist Movement) نے عورت کو معاشی و سیاسی میدان میں برابری دلانے کی کوشش کی۔[2] تاہم اس تحریک نے بعض اوقات عورت کو خاندانی اور اخلاقی اقدار سے دور بھی کر دیا اور صنفی مساوات کے نام پر ایک نیا تضاد پیدا کر دیا۔

---

[2]. Laila Ahmed, Women and Gender in Islam: Historical Roots of a Modern Debate (New Haven: Yale University Press, 1992), 145–150.

اسلامی تعلیمات کے مطابق عورت کی عزت، وقار اور کردار کا تحفظ اس کے بنیادی حقوق کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ قرآن کریم نے واضح کیا کہ عورت کے بھی وہی انسانی حقوق ہیں جو مرد کے ہیں:

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ" [3]

" اوران (عورتوں) کے بھی ایسے ہی حقوق ہیں جیسے ان کے شوہروں کے ان پر ہیں جو کہ عدل کے مطابق ہیں۔"

یہ آیت اس سے قبل بھی بیان کی جا چکی ہے، لیکن یہ اصول آج کے عالمی مباحث میں نہایت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ مساوات اور توازن دونوں کو یکجا کرتا ہے۔

اقوامِ متحدہ نے ۱۹۷۹ء میں Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women (CEDAW) کو منظور کیا، جس نے عالمی سطح پر خواتین کے حقوق کے تحفظ کی کوششوں کو ایک نئی جہت دی۔[4] لیکن اس معاہدے کی بعض شقیں، بالخصوص خاندانی ڈھانچے میں صنفی کردار کی تفریق کو ختم کرنے والی دفعات، اسلامی معاشرتی اصولوں سے ہم آہنگ نہیں۔[5] اس کے برعکس اسلام ایک متوازن نظام پیش کرتا ہے جو عورت کو تعلیم، وراثت، معاشرتی شراکت اور معاشی خود مختاری دیتا ہے لیکن ساتھ ہی اس کی فطری و صنفی خصوصیات کا بھی احترام کرتا ہے۔

عصرِ جدید میں خواتین کے حقوق کی بحث محض قانونی یا سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ ایک فکری و تہذیبی چیلنج بھی ہے۔ مغربی دنیا میں جہاں آزادی اور مساوات کو بنیادی معیار بنایا گیا ہے وہاں خاندانی نظام کمزور ہو رہا ہے۔[6] اسلام اس کے برعکس خواتین کے حقوق کو خاندان اور سماج کے استحکام کے ساتھ جوڑتا ہے اور ایک ایسا فریم ورک فراہم کرتا ہے جس میں عورت اپنی انفرادی شخصیت کے ارتقا کے ساتھ ساتھ معاشرتی توازن کی بھی ضامن بنتی ہے۔ لہٰذا اسلام میں خواتین کے حقوق کی عصری معنویت نہ صرف مسلم معاشروں بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک متبادل اور متوازن ماڈل کے طور پر ابھر کر سامنے آسکتی ہے۔

۳۔ عصرِ جدید میں مسائل اور اسلام میں ان کا حل

عصرِ جدید انسانی تاریخ کا وہ دور ہے جس میں سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی نے بے شمار سہولتیں فراہم کی ہیں، لیکن اسی کے ساتھ کئی فکری، سماجی اور اخلاقی مسائل نے بھی جنم لیا ہے۔ جدید تہذیب کی بنیاد مادیت پرستی اور لامحدود آزادی کے اصولوں پر استوار ہے

---

3. البقرہ، ۲: ۲۲۸۔

al-Baqarah, 2:228

4. United Nations, Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination against Women (CEDAW), 1979, accessed May 25, 2023, https://www.un.org/womenwatch/daw/cedaw.

5. Amina Wadud, Qur'an and Woman: Rereading the Sacred Text from a Woman's Perspective (New York: Oxford University Press, 1999), 87.

6. Mary Eberstadt, How the West Really Lost God: A New Theory of Secularization (West Conshohocken, PA: Templeton Press, 2013), 102–105.

جس نے انسان کو روحانیت اور اخلاقی اقدار سے دور کر دیا ہے۔ عورت کے حقوق کے تناظر میں یہ مسائل مزید شدت اختیار کرتے ہیں، کیونکہ مغربی فکر میں مساوات کو مطلق آزادی سے تعبیر کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں خاندانی نظام کمزور اور سماجی اقدار متزلزل ہو رہی ہیں۔ اس ضمن میں دورِ جدید کے اہم مسائل اور ان کا حل درج ذیل ہیں:

الف۔ خاندانی نظام کا بحران:

مغرب میں فیملی انسٹی ٹیوشن کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ شادی کے بجائے آزادانہ تعلقات کو فروغ دیا گیا، نتیجتاً طلاق کی شرح بڑھی اور اولاد غیر یقینی کیفیت سے دوچار ہوئی۔[7] اسلام اس کے برعکس نکاح کو فطری اور اخلاقی تعلق قرار دیتا ہے اور خاندان کو سماجی استحکام کی بنیاد سمجھتا ہے۔ قرآن نے واضح کیا:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا۔"[8]

"اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔"

ب۔ جنسی آزادی اور اخلاقی انحطاط:

جدید معاشرے میں جنسی آزادی کو انسانی حق کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سے نہ صرف اخلاقی بحران پیدا ہوا بلکہ عورت استحصال کا شکار بنی۔ اسلام نے پردہ، عفت اور نکاح کے اصول وضع کر کے ایک ایسا نظام دیا جو جنسی خواہشات کو جائز اور متوازن دائرے میں رکھتا ہے۔[9]

ج۔ معاشی استحصال:

سرمایہ دارانہ نظام نے عورت کو لیبر مارکیٹ میں محض ایک پیداواری قوت بنا کر استعمال کیا۔ اسلام نے عورت کو معاشی حقوق (مہر، وراثت، کسبِ معاش کی اجازت) عطا کیے لیکن ساتھ ہی اس پر معاشی بوجھ ڈالنے کے بجائے نفقہ کی ذمہ داری مرد پر رکھی۔[10]

---

[7]. Anthony Giddens, The Transformation of Intimacy: Sexuality, Love, and Eroticism in Modern Societies (Stanford: Stanford University Press, 1992), 67–72

[8]۔ الروم، ۳۰ :۲۱۔

al-Rūm, 30:21

[9]۔ یوسف القرضاوی، الحلال والحرام فی الاسلام، القاہرہ: مکتبہ وہبہ، ۲۰۰۱ء، ۱۹۱۔

al-Qaraḍāwī, Yūsuf. *al-Ḥalāl wa-al-Ḥarām fī al-Islām*. al-Qāhirah: Maktabat Wahbah, 2001, 191.

[10]۔ القرطبی، محمد بن احمد۔ الجامع لأحکام القرآن، قاہرہ: دار الکتب المصریہ، ۱۹۹۴ء، ۵: ۸۴۔

al-Qurṭubī, Muḥammad ibn Aḥmad. *al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān*. al-Qāhirah: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 1994, 5:84.

د۔ تعلیمی محرومیت اور فکری مغالطے:

بعض مسلم معاشروں میں خواتین کو تعلیم سے محروم رکھا گیا جو اسلام کی تعلیمات کے منافی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" [11]

" علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

محدثین نے اس حدیث کا اطلاق مسلم عورتوں پر بھی کیا ہے۔ عصرِ جدید کے تناظر میں اسلام خواتین کی تعلیم کو معاشرتی اصلاح کا بنیادی ذریعہ قرار دیتا ہے۔

مزید برآں، اسلام نے خواتین کے حقوق کے حوالے سے جو رہنمائی فراہم کی وہ اپنے وقت کے سماجی اور تہذیبی پس منظر میں ایک انقلابی قدم تھا۔ قبل از اسلام عورت کے لیے وراثت، نکاح میں رضامندی، معاشی خود مختاری اور سماجی شراکت جیسے حقوق کا تصور تقریباً معدوم تھا۔ اسلام نے ان بنیادی انسانی حقوق کو واضح اصولوں کی صورت میں بیان کیا اور عورت کو ایک ذمہ دار اور باعزت فرد کے طور پر متعارف کرایا۔ قرآن مجید نے متعدد مقامات پر عورت کے حقوق کی وضاحت کی ہے:

ر۔ مساواتِ انسانی:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ" [12]

"اور ان (عورتوں) کے بھی ایسے ہی حقوق ہیں جیسے ان کے شوہروں کے ان پر ہیں جو کہ عدل کے مطابق ہیں۔"

یعنی عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے ان پر واجب ہیں۔ اس آیت کو اسلامی تصورِ مساوات کی اساس قرار دیا گیا ہے۔[13]

س۔ معاشی حقوق:

وراثت کے حوالے سے قرآن نے عورت کا حق صراحتاً بیان کیا:

"لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ" [14]

---

[11]۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید۔ سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۸ء، ۱: ۸۱۔
Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd. *Sunan Ibn Mājah*, Kitāb al-Sunnah, Bāb Faḍl al-ʿUlamāʾ wa-al-Ḥathth ʿalā Ṭalab al-ʿIlm. Bayrūt: Dār al-Fikr, 1998, 1:81

[12]۔ البقرہ، ۲: ۲۲۸۔

al-Baqarah, 2:228

[13]۔ طبری، محمد بن جریر۔ جامع البیان، بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۲ء، ۴: ۵۳۴۔

al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr. *Jāmiʿ al-Bayān*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 1992, 4:534.

[14]۔ النساء، ۴: ۱۱۔ al-Nisāʾ, 4:11

" مرد کے لیے دو عورتوں کا حصہ ہے۔"

یہ آیت عورت کو وراثت میں حصہ دار بناتی ہے جو جاہلیت میں بالکل ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔

ص۔ سماجی وازدواجی حقوق:

قرآن نے نکاح میں عورت کی رضامندی اور مہر کا حق تسلیم کیا۔[15] یہ اس بات کی علامت ہے کہ عورت محض تابع نہیں بلکہ بااختیار فرد ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی احادیث اور سیرت کے ذریعے عورت کے حقوق کو عملی بنیادیں فراہم کیں:

ط۔ حسنِ سلوک: آپ ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ" [16]

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہو۔"

ع۔ سماجی شرکت:

غزوات میں خواتین کا شرکت کرنا، تیمارداری کرنا اور اجتماعی فیصلوں میں اپنی رائے دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام نے خواتین کو سماجی میدان میں نظرانداز نہیں کیا۔[17]

قرآن وسنت کے یہ دلائل واضح کرتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو وہ عزت اور مقام دیا جو دیگر مذاہب اور تہذیبوں میں مفقود تھا۔ مساوات، وراثت، نکاح، مہر، تعلیم اور سماجی شراکت جیسے حقوق دراصل ایک ایسا جامع فریم ورک تشکیل دیتے ہیں جس میں عورت اپنے انفرادی تشخص کے ساتھ خاندانی اور سماجی نظام میں فعال کردار ادا کر سکتی ہے۔

یہ حقیقت بھی اہم ہے کہ اسلامی تعلیمات میں عورت کے حقوق کا تصور نہ تو محض مغربی مساواتی فکر کی طرح لامحدود آزادی پر مبنی ہے اور نہ ہی قدیم تہذیبوں کی طرح محرومی اور جبر پر۔ بلکہ یہ ایک متوازن اور جامع نظام ہے جس میں عورت کی فطری خصوصیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے عزت، وقار اور ذمہ داری کے ساتھ معاشرتی ڈھانچے کا حصہ بنایا گیا ہے۔

اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ وقت وحالات کے بدلتے ہوئے تقاضوں میں بھی ایک ہمہ گیر اور ابدی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ عصرِ جدید میں جن مسائل نے انسانی معاشرے کو بحران سے دوچار کیا ہے، ان کا حل اسلامی تعلیمات میں ایک متوازن اور عملی شکل

---

[15] ۔ النساء، ۴: ۴۔ 4al-Nisāʾ, 4:

[16] ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح، کتاب النکاح، باب حسن المعاشرۃ مع الأھل، بیروت: دار ابن کثیر، ۱۹۸۷ء، ۵: ۱۸۹۔
Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Ḥusn al-Muʿāsharah maʿa al-Ahl. Bayrūt: Dār Ibn Kathīr, 1987, 5:189

[17] ۔ ابن سعد، محمد۔ الطبقات الکبریٰ، بیروت: دار صادر، ۱۹۶۰ء، ۸: ۲۲۳۔
Ibn Saʿd, Muḥammad. *al-Ṭabaqāt al-Kubrā*. Bayrūt: Dār Ṣādir, 1960, 8:223

میں موجود ہے۔ اسلام عورت کو عزت و وقار دیتے ہوئے نہ صرف اس کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرتا ہے بلکہ اسے اس کے فطری کردار کے مطابق سماجی ذمہ داریوں میں بھی شریک کرتا ہے۔ اس طرح اسلام کے پیش کردہ اصول عصرِ جدید کے مسائل کا حل پیش کرتے ہیں اور ایک متوازن معاشرتی نظام کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔

۴۔ تنقیدی جائزہ

اسلامی تصورِ حقوقِ نسواں کو اگر عصرِ جدید کے سماجی و فکری مباحث کے تناظر میں دیکھا جائے تو کئی اہم نکات سامنے آتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ جدید معاشرتی ڈھانچے نے عورت کو آزادی تو دی ہے لیکن اس آزادی نے ہمیشہ تحفظ اور وقار کی ضمانت فراہم نہیں کی۔ مغربی معاشروں میں عورت کا وجود ایک حد تک معاشی استحصال اور جنسی تعیشات کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔[18] یہ وہ پہلو ہے جس پر اسلام کی تنقید انتہائی مضبوط ہے، کیونکہ اسلام عورت کو محض معاشی پیداوار یا جسمانی خواہش کا ذریعہ نہیں سمجھتا بلکہ اسے خاندان، اخلاقیات اور سماجی توازن کا ستون قرار دیتا ہے۔

مزید یہ کہ مغربی فکر میں مساوات کو یکسانیت کے مترادف سمجھا جاتا ہے، جبکہ اسلام مساوات کو عدل و انصاف کے اصول کے تحت سمجھتا ہے۔ مرد اور عورت دونوں کی فطری ساخت اور نفسیاتی خصوصیات میں فرق موجود ہے اور اسلام انہی فرقوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک متوازن سماجی ڈھانچہ تشکیل دیتا ہے۔ یہ نقطۂ نظر عصرِ حاضر کی ان تحریکات سے کہیں زیادہ حقیقت پسندانہ ہے جو ہر صنفی امتیاز کو ظلم تصور کرتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات کا تنقیدی مطالعہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ کئی مسلم معاشروں نے خود عورت کے حقوق کے سلسلے میں غفلت برتی ہے۔ خواتین کی تعلیم، وراثت اور سماجی شرکت کے میدان میں بعض رویے اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں۔[19] اس پہلو پر نظر ڈالی جائے تو اسلام کا اصل پیغام عورت کو بلند مقام دیتا ہے، لیکن اس پیغام کی عملی تعبیر مسلم معاشروں میں کمزور نظر آتی ہے۔

اسی طرح عالمی سطح پر مسلم خواتین کے حقوق پر بحث میں اسلام کو اکثر منفی رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ میڈیا اور مستشرقین کے بعض مباحث اسلام کو خواتین کے حقوق کی راہ میں رکاوٹ دکھاتے ہیں۔[20] اس تنقید کا تنقیدی جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ یہ مغالطہ زیادہ تر مسلم معاشروں کے غیر اسلامی رویوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے نہ کہ اسلامی تعلیمات کی وجہ سے۔ اسلامی نقطۂ نظر ہے کہ خواتین کے حقوق اور ذمہ داریوں کے مابین توازن ہی حقیقی مساوات کی بنیاد ہے۔ عصرِ حاضر میں اسلام کا یہ تصور عالمی سطح پر ایک متبادل ماڈل فراہم کر سکتا ہے جو عورت کو وقار، تحفظ اور فعال کردار دیتا ہے اور خاندانی نظام کو بھی استحکام بخشتا ہے۔

---

[18]. Fatima Mernissi, *Beyond the Veil: Male-Female Dynamics in Modern Muslim Society* (Bloomington: Indiana University Press, 1987), 45

[19]. Laila Ahmad, *Women and Gender in Islam*, 152

[20]. John L. *Esposito,* Islam: The Straight Path (New York: Oxford University Press, 2016), 217

۵۔ خلاصۂ بحث

زیرِ بحث مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوئی کہ اسلام نے عورت کو ایک مکمل انسان اور معاشرتی وجود تسلیم کرتے ہوئے اس کے بنیادی حقوق کو نہ صرف متعین کیا بلکہ ان کے تحفظ کے لیے عملی نظام بھی فراہم کیا۔ قرآن و سنت کی روشنی میں عورت کو عزت، وراثت، نکاح میں رضامندی، تعلیم، عدالتی گواہی اور معاشرتی شمولیت جیسے حقوق عطا کیے گئے، جبکہ نبی اکرم ﷺ کی عملی زندگی میں خواتین کے احترام اور ان کے حقوق کی پاسداری کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

عصرِ جدید کے تناظر میں جب خواتین کے حقوق کو آزادی اور مساوات کی مطلق تعبیر کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، اسلام کا متوازن تصور ان مغالطوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اسلام مساوات کو عدل و انصاف کے اصول کے ساتھ جوڑتا ہے، جہاں عورت اور مرد دونوں کو ان کی فطری ساخت اور ذمہ داریوں کے مطابق کردار دیے جاتے ہیں۔ اس سے ایک ایسا متوازن سماجی نظام تشکیل پاتا ہے جو نہ صرف عورت کی عزت و وقار کا ضامن ہے بلکہ خاندانی استحکام اور معاشرتی سکون کا بھی سبب ہے۔

تحقیقی جائزہ یہ بھی بتاتا ہے کہ مسلم معاشروں میں بعض رویے خواتین کے اسلامی حقوق کے منافی ہیں، جس کی وجہ سے اسلام پر غیر منصفانہ تنقید کی جاتی ہے۔ اس لیے عصرِ حاضر میں یہ ضروری ہے کہ خواتین کے حقوق کے بارے میں اسلام کی اصل تعلیمات کو اجاگر کیا جائے اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے تاکہ مسلم معاشرت عالمی سطح پر ایک متبادل اور متوازن ماڈل فراہم کر سکے۔

۶۔ نتائج و سفارشات

زیرِ بحث مطالعہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ اسلام میں خواتین کے حقوق کا تصور محض نظری نہیں بلکہ عملی نوعیت کا ہے۔ قرآن و سنت نے خواتین کے مقام کو اس طرح اجاگر کیا ہے کہ وہ نہ صرف اپنی شخصیت کی تکمیل کر سکیں بلکہ سماجی، خاندانی اور معاشی سطح پر بھی متوازن کردار ادا کریں۔ تاہم عصرِ حاضر میں کئی چیلنجز اس توازن کو متاثر کر رہے ہیں، اس لیے ان سے نمٹنے کے لیے واضح سفارشات کی ضرورت ہے۔

الف۔ اہم نتائج:

اس تحقیقی جائزے کے درج ذیل نتائج سامنے آئے ہیں:

- اسلام نے عورت کو مرد کے مساوی انسانی وقار عطا کیا لیکن صنفی فرق کو بھی ملحوظ رکھا، جس سے عدل پر مبنی مساوات سامنے آتی ہے۔
- خواتین کے حقوق قرآن و سنت سے ماخوذ ہیں، جن میں تعلیم، وراثت، نکاح میں رضامندی، اور سماجی شرکت شامل ہیں۔

- جدید فکر میں مساوات کو مطلق آزادی سمجھا جاتا ہے جو خاندانی اور اخلاقی بحران کا باعث بنتی ہے۔ اسلام اس کا متوازن حل فراہم کرتا ہے۔
- کئی مسلم معاشروں نے خواتین کے حقوق پر وہ عمل نہیں کیا جو اسلام نے لازمی قرار دیا تھا، جس سے اسلام پر تنقید کے دروازے کھل گئے۔

ب۔ سفارشات:

زیرِ بحث عنوان کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد چند ایک تجاویز و سفارشات پیش کرنا ضروری ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

- خواتین کو معیاری تعلیم فراہم کی جائے تاکہ وہ اپنی انفرادی اور سماجی ذمہ داریاں بہتر طور پر ادا کر سکیں۔
- وراثت، نکاح اور نفقہ جیسے معاملات میں اسلامی قوانین پر مکمل عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔
- مسلم معاشروں میں خواتین کے بارے میں جاہلانہ رسوم اور غیر اسلامی رویوں کے خاتمے کے لیے فکری و سماجی تحریکات چلائی جائیں۔
- اسلام کے اصل پیغام کو علمی اور تحقیقی سطح پر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ مغربی مغالطوں کی اصلاح ہو سکے۔
- خواتین کے حقوق کو خاندانی ڈھانچے کی اساس کے ساتھ جوڑ کر ایک متوازن اور پائیدار سماجی نظام تشکیل دیا جائے۔

اسلام میں خواتین کے حقوق کا تصور عصرِ جدید کے پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے ایک متبادل ماڈل فراہم کرتا ہے۔ یہ نہ صرف عورت کے وقار اور تحفظ کی ضمانت دیتا ہے بلکہ خاندانی اور معاشرتی استحکام کو بھی یقینی بناتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مسلم معاشرے اسلامی تعلیمات کی اصل روح کو اپناتے ہوئے خواتین کے حقوق پر عملی عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ اس عمل سے نہ صرف معاشرتی توازن پیدا ہو گا بلکہ اسلام کا حقیقی اور مثبت تصور عالمی سطح پر اجاگر ہو گا۔